ضیائی ماہانہ سیریز

ضیائے رجب المرجب

☆فضائل ونوافل | ☆اعراس مبارک یکم تا ۳۰ | ☆تاریخ اسلام کے اہم واقعات

ناشر:

انجمن ضیاءِ طیبہ

بالمقابل HBL کھارادر برانچ آدمجی داؤد روڈ بمبئی بازار کھارادر کراچی

021-32473226 www.ziaetaiba.com

ضیائے رجب المرجب

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

ناشر

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ

نام کتاب : ضیائے رجب المرجب

مرتب : علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

ضخامت : ۳۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

پیشکش : انجمن ضیاء طیبہ

www.ziaetaiba.com

...........ناشر...........

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ

"رجب المرجب"

وجہ تسمیہ:

قمری تقویم (ہجری کیلنڈر) اسلامی سال کے ساتویں مہینہ کا نام رجب المرجب ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ترجیب سے ماخوذ ہے اور ترجیب کے معنی تعظیم کرنا ہیں یہ حرمت والا مہینہ ہے اس مہینہ میں جدال و قتال نہیں ہوتے تھے اس لیے اسے "الاصم رجب" کہتے تھے کہ اس میں ہتھیاروں کی آوازیں نہیں سنی جاتیں۔ اس مہینہ کو "اصب" بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و بخشش کے خصوصی انعام فرماتا ہے اس ماہ میں عبادات اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں دور جہالت میں مظلوم، ظالم کے لیے رجب میں بد دعا کرتا تھا۔[1]

www.ziaetaiba.com

ماہ رجب کی فضیلت:

رجب ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کو قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے:

1۔ عجائب المخلوقات۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۝[1]

ترجمہ:

"بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔"[2]

سرکار غوث الثقلین رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "رجب کا ایک نام مطہر ہے۔"[3]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے"۔[4]

ایک اور جگہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا: "رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں (صحیفوں) کتابوں پر ہے اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی فضیلت باقی تمام انبیائے کرام پر ہے اور تمام مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام (مخلوق) بندوں پر ہے"۔[5]

www.ziaetaiba.com

1۔ پارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت ۳۶۔
2۔ کنزالایمان۔
3۔ غنیۃ الطالبین ص ۳۵۳۔
4۔ ماثبت من السنۃ ص ۱۷۰۔
5۔ ماثبت من السنہ، ص ۱۷۳۔

رجب کی خصوصی فضیلت اور واقعہ معراج شریف

حدیث شریف کے مطابق "رجب المرجب" اللہ کا مہینہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے محبوب سید المرسلین ﷺ کو اپنی حسن الوہیت و ربوبیت کی جلوہ گاہوں میں ستائیس (۲۷) رجب کی شب بلوا کر "معراج شریف" سے مشرف فرمایا۔ ستائیسویں شب میں آقائے دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان (واقع بیت اللہ شریف کی دیواروں موسوم مستجار اور مستجاب کے کارنر رکن یمانی کے سامنے) میں تشریف فرما تھے اور یہیں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ستر یا اسی ہزار ملائکہ کی رفاقت میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اس موقع پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام سونپے کہ میرے محبوب کو براق پر سوار کرانے کے لیے اے جبرئیل تمہارے ذمہ رکاب تھامنا اور اے میکائیل تمہارے ذمہ لگام تھامنا ہے۔ سند المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، "حضرت جبرئیل علیہ السلام کا براق کی رکاب تھامنے کا عمل، فرشتوں کے سجدہ کرنے سے بھی افضل ہے۔"[1]

www.ziaetaiba.com

1۔ تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ نمبر ۱۰۳ مطبوعہ مصر۔

مکتبہ حقانیہ پشاور کی بد دیانتی:

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی متذکرہ تفسیر کبیر کا حوالہ مصری نسخہ سے پیش کیا گیا ہے، جب کہ مکتبہ حقانیہ پشاور (جسے علماء دیوبند کی سرپرستی حاصل ہے) نے تفسیر کبیر شائع کی ہے۔اس کی جلد دوم صفحہ ۴۴۵ میں عبارت میں تحریف کرکے یوں چھاپا ہے۔

"ان جبرئیل علیه السلام اخذ بر کاب محمد ﷺ حتی ارکبه علی البراق لیلة المعراج و هذا یدل علی ان محمدا ﷺ افضل منه"

پہلی عبارت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت کو "سجود ملائکہ سے افضل" قرار دیا ہے، جب کہ تحریف و بددیانتی کے بعد، "حضرت محمد مصطفی ﷺ کو حضرت جبرئیل سے افضل" قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تو حقیقت ہے اس لیے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام "سید المرسلین" ہے لہذا "سید الملائکہ" بھی ہیں حضرت جبرئیل سے افضل ہیں۔اس میں کوئی کلام ہے ہی نہیں۔

جشن معراج النبی ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں

اسلامی بھائیوں اور بہنوں!

جس طرح ہم ماہ ربیع الاول شریف میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرتے ہیں ایسے ہی رجب شریف میں جشن معراج النبی ﷺ کا انعقاد کریں مساجد و مدارس ہی نہیں بلکہ اپنے گھروں میں بھی چراغاں کریں، اجتماعات منعقد کریں، علمائے اہلسنّت کے مواعظ حسنہ (تقاریر) سننے کا اہتمام کریں، اپنے گھر میں اہل خانہ خصوصاً بچوں کو لے کر ادب کے ساتھ بیٹھ کر محفل منعقد کریں، بچوں کو

بتائیں کہ آج کی شب آقائے دوجہاں ﷺ لامکاں کی اس منزل تک پہنچے جہاں مخلوق میں سے کسی کی رسائی نہیں اور بلا حجاب اللہ تعالیٰ کا دیدار عطا ہوا، اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیوں کو ملاحظہ فرمایا، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اسماء صفات کی تجلیات کے ظہور کے مقامات و طبقات سے گذر کر ان ہی صفات سے متصف ہو کر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر ہوئے، جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، بعد از قیامت اور بعد از جزا سزا جو کچھ ہو گا آپ ﷺ نے دیکھا اور یہ کمال اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ کے لیے عطا فرمایا، یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ عزوجل نے ماضی و مستقبل (جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے) کا علم عطا فرمایا جسے شرعی اصطلاح میں علم ماکان ومایکون کہتے ہیں۔ امت کے لیے شفاعت کا حق حاصل کیا، شب معراج میں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ ان سب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت واضح کرنے کے لیے امامت عظمیٰ و کبریٰ کا منصب آپ ﷺ ہی کو عطا ہوا۔ نماز کی فرضیت کا حکم اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے خاص اپنی حسن الوہیت و ربوبیت کی جلوہ گاہوں میں عطا کیا، اول پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر بتدریج کم ہوتے ہوتے پانچ باقی رہیں۔ نماز کی فرضیت و اہمیت سے بچوں کو آگاہ کریں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ معراج شریف کے سفر مقدس کے تین مرحلے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

اول..... اسریٰ، یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

دوم..... معراج۔

(حصہ اول)..... یعنی مسجد اقصیٰ سے کہکشاؤں کا سفر آسمان اول تک۔

(حصہ دوم)..... یعنی آسمان اول سے آسمان ہفتم اور سدرۃ المنتہیٰ تک۔

سوم.....اعراج، یعنی سدرۃ المنتہیٰ (حضرت جبریل امین علیہ السلام کا مقام آخر) سے لے کر عرش و کرسی اور لامکاں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حسن الوہیت، جمال ربوبیت اور جلال تقدس و تجرد کی جلوہ گاہ تک۔

خود بھی تلاوت قرآن کریں اور بچوں کو بھی ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کنز الایمان کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کا عادی بنائیں۔ معراج شریف سے متعلق مضامین والی آیات مقدسہ، سورۂ الاسراء (بنی اسرائیل) اور سورۂ النجم کی تلاوت ضرور کریں۔ واقعۂ معراج شریف سے متعلق بچوں کو بتائیں کہ یہ عقلوں کو دنگ کرنے والا سفر ایک لمحے میں ہوا۔

چلے جب عرش کی جانب محمد تو ساکت ہوگئی تھی زندگی تک
نہ تھی دریا کی موجوں میں روانی تھا ساکت ہر سمندر ہر ندی تک
زمیں نے چھوڑ دی تھی اپنی گردش خلا میں انتظار روشنی تک
رہا کس طرح بستر گرم ان کا محقق محو حیرت ہیں ابھی تک
عناصر زندگی کے منجمد تھے شب اسریٰ میں ان کی واپسی تک
نہیں سائنس میں ایسی مثالیں ازل کے روز سے پندرہ صدی تک[1]

واقعۂ معراج شریف پر فقیر نے ایک تحقیقی مقالہ تحریر کیا ہے جس کا عنوان ہے "موجد سائنس کا سائنسی سفر" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسائل بھی اس ضمن میں قابل مطالعہ ہیں نیز اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا تحریر کردہ قصیدۂ معراجیہ نہایت لطیف نکات پر مبنی ہے۔ حصول برکت کے لیے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔

1۔ خالد عرفان۔

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے
اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے
بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزارِ نُور کے تھے
نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے
بڑھ اے محمد قریں ہو احمد، قریب آ سرورِ ممجّد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے
نبیٔ رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے
ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پرواہ ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

ماہ رجب کے نوافل

لیلۃ الرغائب کی فضیلت:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الاصول کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی ہے "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے "لیلۃ الرغائب" کا تذکرہ فرمایا وہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات ہے (یعنی جمعرات کا دن گزرنے کے بعد)

۞ اس رات میں مغرب کے بعد بارہ رکعات نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر تین دفعہ اور سورۂ اخلاص بارہ بارہ دفعہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

"اے اللہ! رحمت فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر اور ان کی آل و اصحاب پر اور بھی اور سلامتی کا نزول فرما۔"

۞ پھر سجدہ میں جا کر ستر (۷۰) مرتبہ یہ پڑھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

"یعنی پاک و مقدس ہے ہمارا رب اور فرشتوں اور حضرت جبرئیل کا رب۔"

۞ پھر سجدے سے سر اٹھا کر ستر بار یہ پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
"یعنی اے اللہ! بخش دے اور رحم فرما اور تجاوز فرما اس بات سے جسے تو جانتا ہے بے شک تو بلند و برتر اور عظیم ہے۔"

❁ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں وہی دعا پڑھے اور پھر سجدے میں جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔[1] حضرت سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ جو شخص لیلۃ الرغائب کی نماز ادا کرے اس سال اسے موت نہ آئے گی۔[2]

❁ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف "امالی" میں بحوالہ حافظ ابو الفضل محمد بن ناصر سلامی رحمۃ اللہ علیہ سے ناقل ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث مروی ہے کہ "جس نے رجب کی پہلی رات بعد مغرب بیس رکعات پڑھیں تو وہ "پل صراط" سے بجلی کی مانند بغیر حساب وعذاب کے گزر جائے گا"۔[3]

❁ محبوب یزدانی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس السرہ النورانی لکھتے ہیں: "ماہ رجب کی پہلی شب میں نماز مغرب کے بعد بیس رکعت نماز ادا کریں، اس کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ بیس رکعات مکمل ہونے کے بعد یہ کلمہ شریف پڑھیں، "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ "اس کی بہت فضیلت ہے۔[4]

❁ رجب کی پندرہ تاریخ میں مدد چاہنے کے لیے، اشراق کے بعد دو دو رکعت سے (پچیس دفعہ میں) پچاس رکعات نماز ادا کریں۔ اس کی ہر رکعت میں

1۔ ماثبت من السنۃ، ص ۱۸۱۔
2۔ لطائف اشرفی جلد دوم ص ۳۴۳۔
3۔ ماثبت من السنۃ ص ۱۸۳۔
4۔ لطائف اشرفی جلد دوم، ص ۳۴۲۔

فاتحہ کے بعد، سورۃ الاخلاص اور معوذ تین پڑھیں اور پھر دعا کریں۔ یہ نماز ۱۵ رجب کے علاوہ ۱۵ رمضان میں بھی ادا کی جاتی ہے۔[1]

❁ رجب کی پندرہ تاریخ میں مشائخ کا معمول رہا ہے کہ دس رکعات نماز ادا کیجیے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار اور دوسرے قول کے مطابق دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیے، جب نماز سے فارغ ہوں تو سو (۱۰۰) مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (اللہ پاک ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے)

❁ تیرہ، چودہ اور پندرہ (یعنی ایام بیض) رجب کی راتوں میں بیدار ہوں اور ان تینوں راتوں میں ہر شب سو سو رکعات نماز ادا کریں (یعنی تینوں راتوں میں مجموعی طور پر تین سو (۳۰۰) رکعات ادا کریں) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوں تو ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عزوجل زمانے کی جملہ بلاؤں اور آسمان کی آفتوں سے محفوظ رہیں گے اور فلکی شر اور زمینی خرابیوں سے سلامت رہیں گے اور اگر ان راتوں میں موت واقع ہو جائے تو شہید کا درجہ پائیں گے۔[2]

۲۷ویں شب کی خصوصی عبادات:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً حدیث پہنچی کہ "رجب میں ایک رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لیے سو برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ رجب کی ۲۷ویں شب ہے اس

1۔ لطائف اشرفی جلد دوم صفحہ ۳۴۴۔
2۔ لطائف اشرفی جلد دوم صفحہ ۳۴۴۔

میں بارہ رکعات دو دو کر کے ادا کریں پھر آخر میں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" سو مرتبہ، پھر استغفار سو مرتبہ، پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے امور کی دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول فرمائے گا دوسری روایت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کے گناہ مٹادے گا"۔[1]

ستائیسویں رجب کی عبادات:

۲۶ رجب کا روزہ رکھیں مغرب سے قبل غسل کریں، اذان مغرب پر افطار کریں مغرب کی نماز ادا کریں پھر ستائیسویں شب میں بیدار رہیں۔ عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر مدینۃ المنورہ کی جانب رخ کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهِدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّيْنَ وَبِالْخِلْوَةِ الَّتِيْ خَصَّصْتَ بِهَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ حِيْنَ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِيْ الْحَزِيْنَ وَ تُجِيْبُ دَعْوَتِيْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ شب معراج کے وسیلہ سے دعا قبول فرمائے گا، اور رجب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو ان کا دل زندہ رکھے گا جو یہ دعا پڑھیں گے۔[2]

قطب الاقطاب، غوث الاغواث، سرکار فرد الافراد، سید الاوتاد، شہنشاہ بغداد، غوث اعظم الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی تحریر

1۔ ماثبت من السنۃ ص ۱۸۴۔
2۔ نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۱۳۰ فضائل الایام والشہور، صفحہ ۴۰۳۔

فرماتے ہیں، "رجب المرجب کی ستائیسویں رات بڑی بابرکت ہے کیوں کہ اسی شب میں سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج شریف کا معجزہ عطا فرمایا۔[1]

حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی تعلیم کردہ دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّةِ وَ یَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِیَّةٌ وَّیَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِیَّةٌ وَّ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالَهٗ مُشْرِقَةٌ مُّضِیَّةٌ وَ یَا مُقْبِلًا عَلٰی عُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ ذَکِیَّةٍ وَّ یَا مَسْکَنُ رُعْبَ اَخَائِفِیْنَ وَاَھْلُ التَّقِیَّةٌ وَّ یَامَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِیَّةٌ وَّ یَامَنْ نَجِیْ یُوْسَفَ مِنْ رِّقِ الْعُبُوْدِیَّةِ وَّ یَامَنْ لَّیْسَ لَهٗ بَوَّابٌ یُّنَادِیْ وَلَا صَاحِبٌ یَّغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُّعْطٰی وَلَا غَیْرَہٗ رَبٌّ یُّدْعٰی وَلَا یَزَادَ عَلٰی کَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَعْطِنِیْ سُوْءَ اِلٰی اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ّاے پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے، اے وہ ذات! جس نے اپنی قدرت سے آسمان بنائے، اے وہ ذات! جس کی قدرت سے زمین بچھائی گئی۔ اے وہ ذات! جس کے نور جلال سے سورج اور چاند روشن اور پرنور ہیں، اے وہ ذات! جس کی توجہ ہر پاک نفس کی طرف ہوتی ہے، اے وہ ذات جو، ہراساں اور ترساں لوگوں کو خوف سے تسکین دینے والی ہے، اے وہ ذات! جس کے یہاں مخلوق کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اے وہ ذات! جس نے نجات بخشی یوسف (علیہ السلام) کو غلامی کی ذلت سے، اے وہ ذات! جس کا کوئی دربان نہیں جس کو پکارا جائے اور نہ کوئی مصاحب ہے جس کے پاس

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۶۳۔

حاضری دی جائے اور نہ کوئی وزیر ہے کہ جس کو نذر پیش کی جائے اور نہ اس کے علاوہ کوئی رب ہے کہ اس سے دعا کی جائے، اے! وہ کہ جس کا کرم اور جود، حاجتوں کی کثرت کے باوجود بڑھتا ہی جاتا ہے، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے میری مراد عطا کر، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔[1]

رجب میں شب بیداری اور قیام

ماہ رجب کی پہلی، پندرہویں اور ستائیسویں شب میں بیدار ہونا اور عبادات میں مشغول ہونا چاہیے۔ نیز رجب کی پہلی جمعرات (نوچندی) کا روزہ رکھیں اور پہلی شب جمعہ میں قیام کریں۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا، پہلی شب جمعہ کو فرشتے "لیلۃ الرغائب" (مقاصد کی رات) کہتے ہیں، جب اس رات کی اول تہائی گزر جاتی ہے تو تمام آسمانوں اور زمینوں میں کوئی فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو کعبہ یا اطراف کعبہ میں جمع نہ ہو جائے، اس وقت اللہ تعالیٰ تمام ملائکہ کو اپنے دیدار سے نوازتا ہے اور فرماتا ہے مجھ سے مانگو جو چاہو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! عرض یہ ہے کہ تو رجب کے روزہ داروں کو بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں انھیں بخش دیا۔[2]

www.ziaetaiba.com

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۶۹۔

2۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۶۲۔

ماہ رجب کی راتوں میں بالخصوص پہلی رات کی دعائیں

اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَ قَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَهْلُ فَضْلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَفَحَاتُ وَ جَوَائِزُ وَ عَطَایَا وَ مَوَاهِبَ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مِمَّنْ لَّمْ تَسْبِقُ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا عَبْدُكَ الْفَقِیْرِ اِلَیْكَ الْمُوَمِّلُ فَضْلُ وَ مَعْرُوْفِكَ فَاِنَّ كُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفُضَلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَجُدْتُ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ مِّنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلَیَّ بِفَضْلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

یاالٰہی! اس رات میں بڑھنے والے تیرے حضور میں بڑھے اور تیری طرف قصد کرنے والوں نے قصد کیا، اور طالبوں نے تیری بخشش اور تیرے احسان کی امید رکھی، اس رات میں تیری طرف سے مہربانیاں، عطیے اور بخششیں ہیں تو ہی ان پر احسان کرتا ہے جن کو چاہتا ہے اور جن پر تیری عنایت نہ ہو گی ان سے روک لے گا (میں تیرا محتاج بندہ ہوں، تیرے فضل و کرم کا امیدوار ہوں، میرے مولا! اس رات اگر تو کسی مخلوق پر فضل کرے اور اپنی عنایت سے کسی کو نوازے تو سب سے پہلے محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما اور اپنے فضل و احسان سے مجھ پر نوازش فرما! یارب العالمین) روایت ہے کہ حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر کام سے خالی کر کے عبادت کے لیے مخصوص فرمایا کرتے تھے۔ رجب کی پہلی رات،

عید الفطر کی رات، عید الاضحی کی رات اور شعبان کی پندرہویں شب۔ پھر ان راتوں میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مَصَابِیْحِ الْحِکْمَۃِ وَمَوَالِی النِّعْمَۃِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَۃِ وَاعْصِمْنِیْ بِھِمْ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّلَا تَاْخُذْنِیْ عَلٰی غِرَّۃٍ وَّلَا عَلٰی غَفْلَۃٍ وَّلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِیْ حَسْرَۃً وَّ نَدَامَۃً وَّارْضَ عَنِّیْ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰالِمِیْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰالِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَالَا یَضُرُّكَ وَاَعْطِنِیْ مَالَا یَنْفَعُنِیْ فَاِنَّكَ الْوَسِیْعَۃُ رَحْمَۃَ الْبَدِیْعَۃُ حِکْمَۃُ فَاَعْطِنِی السَّعَۃَ وَالدَّعَۃَ وَالْاَمْنُ وَالصِّحَۃُ وَالشُّکْرُ وَالْمُعَافَاۃِ وَالتَّقْوٰی وَالصَّبْرَ وَالصِّدْقَ وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِكَ اَعْطِنِی الْیُسْرَ مَعَ الْعُسْرِ وَالْاَمْنَ بِذٰالِكَ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَاِخْوَانِیْ فِیْكَ وَمِنْ وِّالْدَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

ترجمہ: یا اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود اور رحمت بھیج، یہ لوگ حکمت و دانائی کے چراغ ہیں، نعمتوں کے مالک ہیں، عصمت و پاکی کی کانیں ہیں، مجھے بھی ان کے ساتھ ہر بدی سے محفوظ رکھ، غرور اور تکبر کے سبب مجھے نہ پکڑ، میرے انجام کو حسرت و ندامت والا نہ بنا۔ تو مجھ سے راضی ہو جا، بے شک تیری مغفرت ظالموں کے لیے ہے اور میں ظالموں میں سے ہوں۔ الٰہی مجھے وہ چیز عطا فرما جو تجھے ایذا نہیں دیتی، اور مجھے وہ چیز بخش دے جو مجھے فائدہ دینے والی ہے، تیری رحمت وسیع ہے، تیری حکمت نادر ہے اور عجیب ہے، مجھے راحت اور کشادگی عطا فرما، امن و تندرستی دے، نعمت پر شکر کی توفیق دے، عافیت اور پرہیز گاری اور صبر عطا فرما، اپنے اور اپنے دوستوں کے نزدیک مجھے راست اور لطف و عنایت فرما، سختی کے بعد آسانی دے، میرے اہل میرے فرزندوں اور میرے

بھائیوں پر جو تیری راہ پر چلنے والے ہیں اور مسلمانوں کے بیٹوں اور بیٹیوں پر مسلمان مرد اور عورتوں پر اپنی رحمت عام فرما دے اور سب کو اپنی رحمت میں شامل فرما۔ آمین

رجب کے نفلی روزے اور جنت کے آٹھوں دروازے

حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفر و طاغوتی طاقتوں کی تباہی کے لیے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بصورت طوفان نازل ہونا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو کشتی میں اہل ایمان کے ساتھ سوار ہونے کا حکم فرمایا تو وہ رجب کا مہینہ تھا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور آپ کی ہدایت پر آپ کے ساتھیوں نے بھی روزہ رکھا تھا، اس کی برکت سے کشتی چھ ماہ چلتی رہی اور دس محرم (یوم عاشورہ) کو ''جودی پہاڑ'' پر ٹھہری۔ اور جب کشتی سے اترے تو آپ اور آپ کے رفقاء نے اللہ کا شکر ادا کیا اور شکرانہ کا روزہ یوم عاشورا رکھا۔[1]

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ طویل حدیث نقل کرتے ہیں، کہ رجب کے روزوں کا ثواب اس طرح ہوگا۔

1۔ ماثبت من السنۃ صفحہ ۱۷۳۔

ایک روزے کا ثواب:

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور فردوس اعلیٰ۔

دو روزوں کا ثواب:

دو گنا اجر۔ ہر اجر کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر۔

تین روزوں کا ثواب:

گہری خندق کے ذریعے جہنم ایک سال مسافت جتنی دور ہو گی۔

چار روزوں کا ثواب:

امراض جذام، برص اور جنون سے محفوظ اور فتنہ دجال سے محفوظ۔

پانچ روزوں کا ثواب:

عذاب قبر سے محفوظ۔

چھ روزوں کا ثواب:

حشر میں چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند۔

سات روزوں کا ثواب:

دوزخ کے سات دروازے بند۔

www.ziaetaiba.com

آٹھ روزوں کا ثواب:

جنت کے آٹھوں دروازے کھلیں گے۔

نو روزوں کا ثواب:

کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے قبر سے اٹھنا اور منہ جنت کی طرف۔

دس روزوں کا ثواب:

پل صراط کے ہر میل پر آرام دہ بستر فراہم ہو گا۔

گیارہ روزوں کا ثواب:

حشر کے دن عام لوگوں میں سب سے افضل ہو گا۔

بارہ روزوں کا ثواب:

اللہ تعالیٰ روز حشر دو جوڑے پہنائے گا جس کا ایک جوڑا ہی کل متاع دنیا سے افضل اور قیمتی ہو گا۔

تیرہ روزوں کا ثواب:

روز حشر سایہ عرش میں خوان نعمت (انواع واقسام) تناول کرے گا۔

چودہ روزوں کا ثواب:

روز حشر اللہ تعالیٰ کی خاص عطا، جو بصارت، سماعت، وہم وخیال سے وراء ہو گی۔

پندرہ روزوں کا ثواب:

روز حشر موقف امان میں، مقرب فرشتے یا نبی یا رسول مبارک باد دیں گے۔

www.ziaetaiba.com

سولہ روزوں کا ثواب:

دیدار الٰہی اور ہمکلام ہونے والوں کی پہلی صف میں شمولیت۔

سترہ روزوں کا ثواب:

اللہ تعالیٰ پل صراط کے ہر میل پر آرامگاہ فراہم فرمائے گا۔

اٹھارہ رزوں کا ثواب:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبہ میں قیام نصیب ہو گا۔

انیس روزوں کا ثواب:

حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے محلات کے روبرو ایسے محل میں قیام، جہاں اس کے سلام نیاز و عقیدت کا جواب دونوں نبی علیہما السلام دیں گے۔

بیس روزوں کا ثواب:

آسمان سے ندا، مغفرت کا مژدہ۔

ان شاء اللہ تعالیٰ و ان شاء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم[1]

رجب میں کار خیر اور صدقہ و خیرات

حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے فرمایا ”جس نے اپنے مسلمان بھائی سے رجب کے مہینے میں (جو اللہ کا ماہ ”اصم“ ہے) غم دور کیا تو اللہ اس کو فردوس میں نگاہ کی رسائی کے بقدر (حد نظر تک) وسیع محل مرحمت فرمائے گا، خوب سن لو! تم ماہ رجب کی عزت کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ہزار درجہ بزرگی عطا فرمائے گا۔“[2]

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۵۲۔

2۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۵۵۔

www.ziaetaiba.com

حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ بن سلامہ بن قیس نے مرفوعاروایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ماہ رجب میں صدقہ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنادور کر دے گا جتنا کوا ہوا میں پرواز کر کے اپنے آشیانہ سے اس قدر دور ہو جائے کہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے (بیان کیا جاتا ہے کہ کوے کی عمر پانچ سو سال ہوتی ہے)۔[1]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں، جس نے رجب میں کچھ بھی خیرات کی اس نے گویا ہزار دینار خیرات کئے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے ہر بال کے برابر نیکی لکھے گا اور ہزار درجہ بلند فرما کر ہزار گناہ مٹادے گا۔[2]

- .... رجب ظلم چھوڑ دینے کا مہینہ ہے۔
- .... رجب توبہ کا مہینہ ہے۔
- .... رجب عبادت کا مہینہ ہے۔
- .... رجب نیکیوں میں اضافہ کا مہینہ ہے۔
- .... رجب کھیتی (فصل) بونے کا مہینہ ہے۔
- .... رجب معجزات کا مہینہ ہے۔
- روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ

الٰہی میں تجھ سے تیری رحمت کے صدقے میں جو تمام چیزوں پر محیط ہے، تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں۔

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۵۵۔

2۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۵۷۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے فرمایا "بے شک رجب عظمت کا مہینہ ہے اس میں نیکیاں دگنی کی جاتی ہیں جس نے اس کے ایک دن کا روزہ رکھا وہ سال بھر کے روزے کے برابر ہے"۔[1]

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کہا کہ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے "رجب بڑا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیکیاں دوچند کر دیتا ہے پس جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا گویا اس نے سال بھر روزہ رکھا اور جس نے اس میں سات دن روزے رکھے تو اس سے جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے دس دن روزے رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا ضرور عطا فرمائے گا اور جس نے اس کے پندرہ دن کے روزے رکھے تو آسمان سے منادی پکارے گا تیرے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اب از سرنو عمل کر، جس نے زیادہ عمل کیے اسے زیادہ ثواب دیا جائے گا۔[2]

فاتحہ دیجیے (۴، ۶، ۲۱، ۲۲، اور ۲۷ رجب کی اہمیت):

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ۴ رجب کی تاریخ عرس خواجگان کے حوالہ سے معروف ہے۔ حضرت خواجہ عبد الرحیم

1۔ جامع الاصول۔

2۔ ماثبت من السنۃ، ص ۱۷۱۔۱۷۰۔

www.ziaetaiba.com

مشرقی، حضرت خواجہ عبد الکریم مغربی، حضرت خواجہ عبد الرشید شمالی، حضرت خواجہ عبد الجلیل جنوبی رحمہم اللہ تعالیٰ اوتاد ہیں۔ ۴رجب ان کی تاریخ وصال ہے۔ ۴ رجب کو ان کی فاتحہ دلائی جائے نیز حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی فاتحہ میں شامل کیا جائے اور ان کے وسیلے سے دعا کی جائے یہ تاریخ اوراد و وظائف اور نقوش و تعویذات کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔

۶رجب، حضرت سلطان الھند خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی چھٹی شریف کے حوالہ سے دنیا بھر میں معروف ہے، اس تاریخ کو خصوصیت کے ساتھ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کا اہتمام کیا جائے اور اس میں ان کے سلسلہ کے تمام مشائخ (ماقبل اور مابعد) کو شامل کرنا چاہیے خصوصاً حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت عمر بن عبد العزیز (مجدد اول)، حضرت مالک بن دینار، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت امام مسلم اور حضرت امام نووی (شارح مسلم) رحمہم اللہ کو شامل کیجیے۔

۲۱، ۲۲ اور ۲۷ رجب کو بھی شیرینی وغیرہ پر فاتحہ کا اہتمام کریں، خصوصاً ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر فاروق، حضرت عباس، ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش، ام المومنین سیدہ میمونہ، حضرت زید بن ثابت (جامع قرآن، حضرت عبد اللہ بن سلام، حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت خواجہ اویس قرنی، حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت سلطان محمود غزنوی، حضرت امام قدوری، حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی، حضرت امام ابو عیسیٰ محمد ترمذی، حضرت امام علی برہان الدین حنفی قادری، حضرت حافظ موسیٰ پاک شہید چشتی، حضرت شاہ رکن عالم سہروردی

ملتانی، حضرت شیخ المشائخ ابو الحسین احمد نوری، حضرت مفتی محمد تقدس علی خان، حضرت فقیہہ ملت مفتی محمد نور اللہ نعیمی، محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب لائلپوری، حضرت علامہ سید محمد دیدار علی شاہ الوری (خلیفۂ اعلیٰ حضرت)، حضرت پیر عبد الرحیم بھرچونڈوی، حضرت پیر سید امین الحسنات مانکی، اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی (شبیہہ غوث الاعظم)، حضرت سید سالار مسعود غازی، حضرت محدث اعظم سید محمد کچھوچھوی، حضرت پیر محمد حسن جان مجددی سرہندی، حضرت مفتی شاہ محمد مسعود (جد بزرگوار ڈاکٹر محمد مسعود احمد)، شیخ ابو الحسن شازلی، علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی (جد اعلیٰ قطب مدینہ)، قاضی ثناء اللہ پانی پتی (صاحب تفسیر مظہری)، شاہ عبد القادر دہلوی اور خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہم الرضوان اجمعین۔

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com